

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی نے اپنی عورت کو عرصہ تین چار برس سے چھوڑ دیا ہے اور نان و نفقہ اس کا بند کر دیا اور باہر میں جا کر ایک عورت کر لیا۔ عورت اس کی آوارہ ہو گئی۔ ایک معتبر آدمی نے کہا کہ ہم نے دو آدمی کے سامنے اس سے کہا کہ عورت کو رکھو۔ وہ جواب دیا کہ ہم اس کو ہرگز نہیں رکھیں گے اور نہ ہم سے کچھ واسطہ ہے، جہاں چاہے چلی جائے۔ چونکہ یہاں طلاق کا کتنا نہیں جانتے، یہ کہنا اس کا بجائے طلاق کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ وہ عورت اس کے بھائی چھوٹے سے آشنا ہو گئی اور ایک لڑکا بھی بنا۔ وہ عورت اور اس کے شوہر کا بھائی دونوں راضی ہیں کہ نکاح ہو جائے۔ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کس صورت سے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولاً اس بات کی تحقیق کر لی جائے کہ عورت مذکورہ کے شوہر نے الفاظ مذکورہ "ہم اس کو ہرگز نہیں رکھیں گے اور نہ ہم سے کچھ واسطہ ہے جہاں چاہے چلی جائے۔" فی الواقع عورت مذکورہ کے حق میں کسے تھے یا نہیں۔ اگر کسے تھے تو یہ دریافت کیا جائے کہ کیا وہاں کے لوگ ان الفاظ کے بولنے سے طلاق دینا ہی مراد لیتے ہیں یا شوہر عورت مذکورہ نے ان الفاظ کے بولنے سے طلاق دینا ہی مراد لیا ہے؟ تو ان دونوں صورتوں میں عورت مذکورہ پر طلاق پڑ گئی۔ پھر اگر عورت مذکورہ اپنے شوہر مذکور کی مذکورہ نہیں ہو چکی ہے یا ہو چکی ہے، مگر عدت طلاق مذکور کی گزر چکی ہے تو ان دونوں صورتوں میں عورت مذکورہ اور اس کے شوہر کے بھائی میں نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عدت نہیں گزر چکی ہے تو بعد عدت گزر جانے کے نکاح ہو سکتا ہے۔ مگر ان سب صورتوں میں یہ شرط ہے کہ عورت مذکورہ اور اس کے شوہر کا بھائی دونوں بدکاری سے سچی توبہ کر لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حہ اما عینی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والنخلع، صفحہ: 508

محدث فتویٰ